السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مابین اہل اسلام ملک کشمیر کے تنازع دربارہ صحابیت معمر حبشی اورتابعیت علی ہمدانی کے واقع ہوکر دو فریق ہوگئے ہیں، دعوےٰ ایک فریق کا یہ ہے کہ ''ایک شخص معمر حبشی نام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں میں سے تھا، آپ کی دعا کی برکت سے ہمارے حضرت علیہ السلام کے زمانہ بابرکت تک زندہ رہ کر پھر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر شرف صحبت حاصل کیا من بعد بدعائے حضرت علیہ السلام لغایت 700 ہجری تک زندہ رہے کر حضرت علی ہمدانی سے ملاقات کی جس کی وجہ سے فریق مذکور حضرت علی ہمدانی کے تابعی ہونے کا مدعی ہے'' اور فریق ثانی کا دعوی ہے کہ ''معمر حبشی کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں میں سے ہونا اور آنحضرت ﷺ کے زمانہ تک زندہ رہ کر شرف صحبت حاصل کرنا بالکل غلط و باطل ہے کیونکہ یہ بات کسی دلیل سے ثابت نہیں و نیز معمر حبشی کا 700 ہجری تک زندہ رہنا چونکہ مخالف صحیح حدیث بخاری و مسلم (ما من نفس منفوسۃ یاتی علیھا مائۃ سنۃ الحدیث) کے ہے باطل و مردود ہے پس جب کہ معمر حبشی کا صحابی ہونا پایہ ثبوت کو نہ پہنچا تو اس سے علی ہمدانی کا تابعی نہ ہونا بھی اظہر من الشمس ہے اور درمیان دونوں فریقوں کے نوبت باین جارسید کہ ایک فریق دوسرے کو گمراہ و بے دین تصور کرتا ہے، اب ان ہر دو فریقوں میں سے حق بجانب کس کے ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ان دونوں فرقوں میں حق بجانب فریق ثانی ہے اور فریق اول کا دعوے بلاشبہ باطل و مردود ہے، فریق اوّل کا دعویٰ چار باتوں پر مشتمل ہے:

(1) معمر حبشی کا عیسیٰ علیہ السلام کے حوارین میں سے ہونا۔

(2) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ہمارے حضرت ﷺ کے زمانہ تک اس کا زندہ رہنا۔

(3) اس کا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر شرف صحبت حاصل کرنا۔

(4) بدعائے آنحضرت ﷺ اس کا 700 ہجری تک زندہ رہ کر علی ہمدانی سے ملاقات کرنا۔

ان چار باتوں میں سے ایک بھی کسی دلیل صحیح سے ثابت نہیں، بلکہ چاروں باتیں بالکل غلط و سراسر باطل ہیں بناء علیہ فریق اوّل کا دعویٰ باطل و مردود ہے بہت سے معمرین سے آنحضرت ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہونے اور شرف صحبت حاصل کرنے کا جھوٹا دعویٰ کیا ہے، یا ان کی طرف اس بات کی غلط نسبت کی گئی ہے ان معمرین کے دعویٰ کی تردید اور ان کی طرف اس بات کی نسبت کی تغلیط محدثین رحمهم اللہ تعالیٰ نے خوب اچھی طرح سے کردی ہے، علامہ شوکانی نے الفوائد المجموعہ صفحہ 145 میں بہت سے معمرین کذابین مدعیان صحبت کا ذکر مع ان کی تکذیب کے کیا ہے، پھر آخر میں لکھتے ہیں:

ومما[1] یدفع دعاوی ھؤلاء اجماع اھل العلم علی ان اخر الصحابۃ موتا فی جمیع الامصار ابو الطفیل عامر بن واثلۃ الجھنی وکان موتہ سنۃ اثنتین ومائۃ بمکۃ انتہی اور علامہ محمد طاہر مجمع البحار صفحہ 514 جلد 2 میں لکھتے ہیں: وقد[2] اتفقوا علی ان اخر من مات فی جمیع الارض من الصحابۃ ابو الطفیل عامر بن واثلۃ سنۃ مائۃ واثنین بمکۃ وقد ثبت انہ قال قبل موتہ بشھر او نحوہ فان علی رأس مائۃ سنۃ لا یبغی علی وجہ الارض فانقطع المقالقال وقد بسطت القول فی المعمرین فی تذکرۃ الموضوعات فطالعہ ینفعک فانہ کتاب نفیس تلقتہ علماء الحرمین بالمقبول انتہی۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔ کتبہ محمد عبد الرحمن المبارکفوری عفا اللہ عنہ۔ (سید محمد نذیر حسین)

---

[1] ان کے دعویٰ کی تردید کے لیے علماء کا اجماع کافی ہے کہ صحابہ میں آخری صحابی ابو طفیل عامر بن واثلہ جہنی 102ھ میں فوت ہوئے۔

[2] اس پر اتفاق ہے کہ تمام روئے زمین پر آخری صحابی جو فوت ہوئے وہ ابو الطفیل عامر بن واثلہ ہیں جو 102ھ میں مکہ میں فوت ہوئے اور یہ بھی ثابت ہے کہ انہوں نے اپنی موت سے ایک مہینہ پہلے یہ حدیث سنائی تھی کہ آج سے سو سال بعد روئے زمین پر آج کا کوئی انسان زندہ نہ رہے گا، اس حدیث سے ساری بحث ہی ختم ہوگئی اور میں نے معمرین کے متعلق موضوعات کے تذکرہ میں بڑے بسط سے کلام کیا ہے۔ اس کا مطالعہ کرو وہ بڑی نفیس کتاب ہے، علمائے حرمین شریفین نے اس کو قبول کیا ہے۔